بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

''وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ ۝ لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ ۝ فَمَا مِنۡکُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ عَنۡہُ حٰجِزِیۡنَ ۝'' (الحاقہ ۴۵ تا ۴۸)
اور اگر یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کردیتا، خواہ ایک ہی ہوتا۔ تو ہم یقیناً اِس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ اور اس کی رگ گردن کاٹ دیتے۔ اور اس صورت میں تم میں سے کوئی نہ ہوتا جو اِسے درمیان میں حائل ہوکر (خدا کی پکڑ سے) بچا سکتا۔ (ترجمہ از تفسیر صغیر)

بشیر الدین محمود احمد کو سیاسی طاقت اور عالمی شہرت حاصل کرنے کا خبط کیوں لاحق تھا؟؟؟

عزیزی محترمہ۔۔۔صاحبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

اُمید ہے آپ بفضل اللہ تعالیٰ بخیروعافیت ہونگی آمین۔ آپکی مورخہ ۱۴/مارچ ۲۰۱۵ء کی مفصل ای میل خاکسار نے پڑھ لی ہے۔ آپ کو واضح رہے کہ اس وقت جماعت احمدیہ قادیان کا یہ دعویٰ کہ وہ ایک غیر سیاسی اور غیر شدت پسند تنظیم ہے کلیۃً غلط ہے۔ قادیانی خلفاء جو اس وقت حضورؑ کی جماعت کی قیادت کر رہے ہیں، اِنکے قول وفعل میں سخت تضاد ہے۔ مثلاً۔ یہ لوگ نعرہ لگاتے ہیں کہ ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں''۔ اس نعرے کی حقیقت یہ ہے کہ قادیانی خلفاء کے پاس اُن لوگوں کیلئے تو محبت ہے جو اِنکے مرید نہیں اور جو ان سے طاقتور ہیں۔ اُن سے ڈر کی وجہ سے یہ لوگ اُن سے محبت کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہیں۔ وگرنہ حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ کے ماننے والے جو اِنکے پیروکار ہیں۔ اُن کیلئے نہ اِنکے پاس کوئی محبت ہے اور نہ ہی کوئی پیار۔ اپنے مذکورہ بالا نعرہ کے برخلاف ہم احمدیوں کیلئے تو یہ بڑے ظالم اور سخت گیر واقع ہوئے ہیں۔ اسی طرح قادیانی خلیفے یہ نعرہ بھی لگاتے ہیں کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے جیسا کہ جناب خلیفہ رابع صاحب اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۵/دسمبر ۱۹۸۶ء میں فرماتے ہیں:۔

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہاد آزادی ضمیر کیلئے کیا تھا۔ اور وہ جہاد تمام بنی نوع انسان کی خاطر کیا گیا ہے، صرف اِسلام کی خاطر نہیں کیا گیا۔ ہمیشہ سے جب سے انسان انسانیت کو پاؤں تلے روندنے والوں سے مقابلہ کرتا چلا آرہا ہے۔ جب سے آزادی ضمیر کی خاطر کسی نوع کی جنگ بھی جاری ہے، سب سے زیادہ اِس مضمون میں عظیم الشان اور کامل جہاد حضرت اقدس محمد مصطفٰے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپکے مطالبات اِس مضمون میں یہ تھے کہ سب سے پہلے آپ نے سوسائٹی کو اِس طرف متوجہ کیا کہ ہر شخص اپنی سوچوں اور اپنے ایمان میں آزاد ہے۔ کوئی حق نہیں ہے کسی کا کہ کسی کی سوچ پر اور اُسکے اِیمان پر، اُسکے نظریات پر کسی قسم کی قدغن لگائے اور جبراً اِن کو تبدیل کرنے کی کوشش کرے۔ یہ جو اعلان ہے یہ اِسلام کیلئے نہیں ہے بڑی جہالت ہے اگر اِسے یہ سمجھا جائے کہ صرف اِسلام کی خاطر ہے۔ یہ تو آزادی ضمیر کا جہاد ہے، شرفِ انسانی کو قائم کرنے والا جہاد ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ اِنسان حق نہیں رکھتا کہ کسی اور انسان کے نظریات کو اور اُسکے خیالات کو، اُسکی سوچوں کو تبدیل کرے زبردستی یا اُس پر جبر کے تالے لگا دے اور اُس کو اِن سوچوں کے اِظہار کا حق نہ ہو۔ تو یہ دوسرا جہاد کا پہلو یہ تھا۔ آپ نے یہ فرمایا اور قرآن کریم اِس مضمون کو کثرت سے بیان کرتا ہے کہ صرف یہ نہیں کہ انسان کو خود اپنی سوچوں میں آزادی نصیب ہے بلکہ اس کو یہ بھی حق حاصل ہے کہ جو وہ سوچتا ہے، جو وہ دیکھتا ہے، جو وہ سمجھتا ہے اُسے دوسروں سے بیان

کرے اور اِس کا نام بلاغ ہے پہنچانا۔ جب وہ بیان کر دے تو پھر لَسۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِمُصَيۡطِرٍ کا مضمون شروع ہو جاتا ہے۔ بیان کرنا مبین طریق پر، کھول کھول کر یہ تو فرض ہے ہر انسان کا اُس کا حق ہے لیکن جبر کو اس میں دخل نہیں ہوگا۔ کسی قسم کے جبر کی اجازت نہیں ہوگی۔ چوتھا پہلو اِس جہاد کا یہ تھا کہ اگر کوئی شخص اُسکے نتیجے میں بات مان لے اور اپنے خیالات تبدیل کر دے تو ہر گز کسی دوسرے کا حق یہ نہیں ہے کہ وہ زبردستی اُس کو اِس تبدیلی خیال سے روکے اور کہے کہ ہرگز ہم تمہیں اپنا خیال تبدیل نہیں کرنے دینگے اور اِسکے نتیجے میں خیال تبدیل کروانے والے کو سزائیں دیں اور اُس کو بھی مارے اور اُس کی مخالفت بھی جسمانی طور پر کرے، ہر قسم کی تعزیری کاروائی اُسکے خلاف کرے۔ کہ چونکہ تم ہماری سوسائٹی کے خیال تبدیل کر رہے ہو اِس لیے ہم حق رکھتے ہیں کہ تمہارے گھر لوٹیں اور تمہارے گھر جلائیں، تمہارے اموال لوٹیں تمہیں ذبح کریں تمہیں ہر قسم کی اذیتیں پہنچائیں، قانونی روکیں ڈالیں قید میں تمہیں دھکیلیں کیونکہ تمہیں کوئی حق نہیں کہ سوسائٹی کے خیال تبدیل کرو۔

تو پہلا حصّہ مضمون کا ایسے خیالات سے تعلق رکھتا ہے جو طبعاً ہر انسان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں یا وہ لے کر پیدا ہوا ہے۔ اپنے ماں باپ سے ورثے میں پائے ہیں اِس میں تبدیلی کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ کسی قسم کے وہ خیالات ہوں، سچ ہوں، جھوٹ ہوں، نورانی ہوں یا ظلماتی ہوں اِس سے بحث ہی کوئی نہیں۔ اِعلان آپکا یہ تھا اور یہ قرآن کریم نے بار بار بڑی تحدی سے اِعلان فرمایا کہ ہر انسان آزاد ہے اپنی سوچوں میں۔ اُسکی سوچوں پر کوئی پہرے نہیں لگائے جاسکتے۔ دوسرا اِعلان یہ کہ اپنی سوچوں کے بیان کرنے میں آزاد ہے۔ تیسرا اِعلان یہ کہ اِس بیان کو سن کر اگر کوئی اپنی سوچیں تبدیل کرے تو اُس پر دخل دینے کا بھی کسی کو حق نہیں۔ چوتھا یہ کہ اِس بات کو جرم نہیں سمجھا جائے گا کہ کوئی اپنے خیالات بیان کر کے کسی دوسرے کے خیالات تبدیل کر رہا ہے اور اُسکے نتیجے میں اُسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔ یہ عظیم الشان آزادی ضمیر کا جہاد ہے جو آج بھی تمام اِنسان کو متوجہ کر رہا ہے اپنی طرف۔ آج جتنی جدوجہد ہے اِنسانی زندگی میں اس میں جتنی خرابیاں نظر آرہی ہیں، اِن خرابیوں کا آپ تجزیہ کریں تو ہر جگہ آپ کو اِن بنیادی ہدایات سے رُوگشی نظر آئے گی۔ تب وہ خرابی پیدا ہوگی۔ کوئی شخص اِن حقوق میں دخل اندازی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کوئی حکومت اِن حقوق میں دخل اندازی کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اِسکے نتیجے میں فساد پیدا ہوتا ہے، دکھ پیدا ہوتا ہے، ظلم پیدا ہوتا ہے۔ نظریاتی جدوجہد خون خرابے کی جدوجہد میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور پھر جھوٹے اور مصنوئی اِعلان کرنیوالے یہ اِعلان کرتے ہیں کہ نہیں نہیں ہم تو آزادی ضمیر کی خاطر لڑائی کر رہے ہیں اور دوسرے مقابل پر یہ اِعلان کرتے ہیں کہ نہیں نہیں ہم تو آزادی ضمیر کی خاطر جہاد کر رہے ہیں تم زبردستی بدلا رہے ہو۔ کوئی پہلے فریق پر الزام لگاتا ہے، وہی الزام پہلا فریق دوسرے پر لگاتا ہے۔ تو بنیادی طور پر جہاں بھی نظریات میں کسی قسم کے جبر کی اجازت دی جائے اور نظریات تبدیل ہونے کا جو منظر ہے یہ برداشت نہ ہو سکے کسی سے۔ اپنے بچوں کو دیکھ رہا ہو کہ کسی کی بات سن کر اُس سے متأثر ہو رہے ہیں اور اپنے خیالات بدل رہے ہیں۔ اُسکے سینے میں ایک آگ لگ جائے، وہ کہے کہ میں یہ نہیں ہونے دونگا۔ ہر ایسے شخص کے مقابل پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا جہاد کھڑا ہو جائے گا آزادی ضمیر کے نام پر جو آپ نے جہاد کیا۔ اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اُس کی تائید کرے جس نے واقعتاً

دلائل کے نتیجے میں اپنا مذہب تبدیل کیا ہے، اپنے خیالات تبدیل کئے ہیں اور ہر ایسی جبر کی کوشش کا مقابلہ کرے جو اِن بنیادی انسانی حقوق میں مداخلت کرے۔''

عزیزی محترمہ۔۔۔صاحبہ۔آپ بھی خاکسار کی طرح یقیناً پیدائشی احمدی ہونگی۔آپ بھی جماعت احمدیہ قادیان کے اس طرزِ عمل سے بخوبی واقف ہوں گی۔جناب خلیفہ رابع صاحب نے آزادی ضمیر کی جو خوبصورت وضاحت فرمائی ہے۔کیا اس قسم کا آزادی ضمیر کا حق قادیانی خدائی خلفاء اپنی جماعت میں ہم احمدیوں کو بھی دینے کیلئے تیار ہیں؟؟ ہرگز نہیں۔اور اگر یہ خدائی خلیفے اپنی جماعت میں احمدیوں کو آزادی ضمیر کا یہ حق نہیں دیتے تو پھر خطبوں میں آزادی ضمیر کیلئے ایسی دُھائی دینا کیا یہ سب جھوٹ، فریب کاری اور محض لفاظی نہیں ہے؟؟ کیا اِن خلیفوں کے قول وفعل میں سخت تضاد نہیں ہے؟ اور کیا یہ لوگ اُردو کے اِس محاورے کی عملی تصویر نہیں ہیں کہ ''ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور''؟؟ جن لوگوں نے اسلام کے نام پر گھر میں ہی احمدیوں کا گلا گھونٹ رکھا ہو وہ بھلا دنیا میں کیا اسلام پھیلائیں گے؟ ایسے فریب کار لوگ خدا کے بنائے ہوئے خلیفے کس طرح ہو سکتے ہیں؟؟ بانئ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے تو فرمایا تھا کہ۔''سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ'' قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔آپ اِنکے روّیوں کو ملاحظہ فرمائیں اور پھر دیکھیں کہ کیا اِنکے رویے خادموں والے ہیں؟؟ ؎

قدغنیں تحریر پر ہیں سوچ پر پہرے بھی ہیں — دھوپ ہے غم کی سروں پر اور کھٹن رستے بھی ہیں
میں نے تو ہر بات سچ کہہ دی اُن کے رُوبرو — حیف کہ منصف مرے بہرے بھی ہیں اندھے بھی ہیں
رہزنوں کے ہاتھ سے لٹتے اگر تو غم نہ تھا — دکھ تو یہ ہے لوٹنے والے ہمیں اپنے بھی ہیں

مزید آپ پوچھتی ہیں:۔

1.Do you support establishment of Furqan Force(and their Jihad in kashmir) while Hazrat Masih Maud repeatedly said' Now Islam is in no danger, so no need of Jihad-with-gun anymore. Was that not enough for Jamat to not initiate a Jihad because jihad was fought to save Islam. Helping muslims in war is not jihad.

الجواب۔۔مختصراً عرض کرتا ہوں کہ کسی غیر حکومتی تنظیم کا کوئی فوجی یا نیم فوجی اِدارہ قائم کرنا نہ صرف غلط ہے بلکہ ایسا کرنا دراصل ریاست کے اندر ریاست تشکیل دینے کے بھی مترادف ہے۔اگر بنظر غور دیکھا جائے تو فرقان فورس کو حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی واضح تعلیم اور ہدایت کے برخلاف جہاد کے نام پر سیاسی مقاصد حاصل کرنے کیلئے قائم کیا گیا تھا۔

2.Do you support political involvement of Ahmadiya jamat in 1930s, while Hazrat Masih Maud repeatedly said 'Since English government is fair enough to not interfere in anyone's religion, so everybody should support them. Was that not enough for jamat to not enter in politics?"

الجواب۔۔بانئ جماعت حضرت مرزا غلام احمدؑ کی واضح تعلیم اور ہدایات کے برخلاف جماعت احمدیہ کا ۱۹۳۰ء میں یا اس سے پہلے اور اسکے بعد دنیاوی سیاست میں حصہ لینا ایک انتہائی غلط اِقدام تھا اور ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی کا احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی

صورت میں افراد جماعت احمدیہ اس انتہائی غلط اقدام کی سزا بھگت بیٹھے ہیں۔لیکن افسوس ہے کہ ہمارے خاندانی خدائی خلیفے اپنی اس غلطی کو آج تک بھی ماننے کیلئے تیارنہیں ہیں۔

3.How you see to such kind of activities by Khalifa-saani?Do you think him a hungery for power and fame in international media??

الجواب ۔۔اس سوال کا جواب تھوڑی سی تفصیل چاہتا ہے۔حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ نے جس جماعت احمدیہ کو مارچ ۱۸۸۹ء میں قائم فرمایا تھا۔وہ خالصتاً ایک مذہبی اور روحانی جماعت تھی۔دلائل کے علاوہ پیار اور محبت کیساتھ ساتھ تحریری اور تقریری رنگ میں غلبہ اسلام اور اشاعت اسلام کی خاطر جدوجہد کرنا اِسکے مقاصد میں شامل تھا۔لیکن حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی وفات کے موقعہ پر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے نہ صرف احمدی خلافت راشدہ (جو کہ محمدی خلافت راشدہ کا ہی تسلسل تھا) کی صف لپیٹ دی بلکہ خلافت کے نام پر اپنی خاندانی ملوکیت بھی قائم کرلی اور اس کا تسلسل جماعت احمدیہ میں ہنوز جاری وساری ہے۔واضح رہے کہ ۱۸۸۶ء میں حضرت مرزا غلام احمدؑ کا اپنا دعویٰ محض مجددصدی ہونے کا تھا۔قادیان کے آریاؤں کی نشان طلبی کا جواب دینے کیلئے آپؑ جنوری ۱۸۸۶ء میں اللہ تعالیٰ کے حضور تنہائی میں دعائیں کرنے کیلئے ہوشیارپور میں شیخ مہر علی صاحب رئیس کے طویلہ کے بالا خانہ میں چلہ کیلئے تشریف لے گئے۔اللہ تعالیٰ نے اسی چلہ کے دوران آپؑ کو دین اسلام کے غلبہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور عظمت ظاہر کرنے کیلئے موسوی مریمؑ کی طرح بطور نشان ایک زکی غلام کی بشارت بخشی تھی۔اس موعود زکی غلام کو آپؑ نے مصلح موعود کا لقب دیا تھا۔اور اسی وجہ اور اسی مناسبت سے جماعت احمدیہ میں ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کو پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے ملہم کو جس زکی غلام کی بشارت بخشی تھی۔ملہم اِسے اپنا جسمانی لڑکا سمجھتے ہوئے اپنے گھر میں اِسکے تولد کا انتظار کرتے رہے۔جبکہ امرواقع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کی جو الہامی بشارتیں ملہم پرنازل فرمائی تھیں۔اِن الہامی بشارتوں سے قطعی طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ موعود زکی غلام نہ تو ملہم کا جسمانی لڑکا تھا اور نہ ہی وہ آپکے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہوا۔اس موعود زکی غلام نے اپنے آخری الہامی بشارت یعنی ۶،۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کے بعد جماعت احمدیہ میں پیدا ہونا تھا۔اور یہ بھی واضح رہے کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو اس حقیقت کا بخوبی ادراک تھا کہ وہ اور اُسکے دیگر بھائی ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں نہیں آتے۔اور اُنہوں نے بنفس نفیس جون،جولائی ۱۹۰۸ء کے رسالہ تشحیذ الاذہان میں اس حقیقت کا بذات خود اقرار کیا ہوا ہے کہ مصلح موعود ہم زندہ بھائیوں میں سے نہیں ہے بلکہ وہ آئندہ کسی زمانے میں حضورؑ کی نسل میں پیدا ہوگا۔[الغلام ۔نیوز نمبر ۸۱]

http//:www.alghulam.com/upload/news/news_81.pdf

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی وفات کے موقعہ پر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے محترم والد حضرت مرزا غلام احمدؑ کی وصیت کے برخلاف (صدر انجمن احمدیہ اور اِسکے قواعد وضوابط جو کہ حضورؑ نے خود لکھے تھے [ویب سائٹ الغلام ۔نیوز نمبر ۹۱] کو نظر انداز کرکے بلکہ ردّ

http//:www.alghulam.com/upload/news/news_91.pdf

کرکے)جماعت احمدیہ کے اقتدار پر قبضہ کر کے اپنے زعم میں خلیفہ ثانی بن بیٹھے۔جناب خلیفہ ثانی صاحب کے خلافت کی گدی پر بیٹھتے ہی بعض خوشامدی اور ناعاقبت اندیش صحابیوں نے بغیر کسی دلیل اور ثبوت کے (محض خلیفہ ثانی صاحب کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے) اُنہیں اپنی تحریروں اور تقریروں میں المصلح الموعود اور قدرت ثانیہ کا مظہر ثانی لکھنا اور کہنا شروع کر دیا [نیوز نمبر ۵]۔خوشامدی اور ناعاقبت

http//:www.alghulam.com/upload/news/news_05.pdf

اندیش صحابیوں کی اس غلطی کی وجہ سے بلکہ ہلاشیری کی وجہ سے جناب خلیفہ ثانی صاحب کو نہ صرف شہ مل گئی بلکہ اُنہوں نے نڈر ہو کر عملاً مصلح موعود بننے کا پروگرام بنالیا۔۱۹۱۴ء سے ۱۹۴۴ء تک وہ جماعتی خدمات اس طرح کرتے رہے تا کہ بعدازاں افراد جماعت احمدیہ کی اِن اجتماعی کامیابیوں کی بنا پر مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کرسکیں۔جب کسی انسان پر مصلح موعود بننے کا بھوت اس طرح سوار ہو جائے تو پھر ایسے خواہش مند کو اُس کا نفس کبھی نہ کبھی کوئی ایسی خواب بھی دکھا سکتا ہے جسکی بنا پر وہ جھوٹے مصلح موعود بننے کے اپنے مذموم مقصد کو پورا کر سکے۔بعدازاں ۶،۷ جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب کو لاہور میں یہی کچھ ہوا۔آپ نے ایک طویل نفسانی خواب دیکھا [نیوز نمبر ۸۲]

http//:www.alghulam.com/upload/news/news_82.pdf

اور پھر اسی ماہ کے آخر میں قادیان جا کر اُنہوں نے ۲۸/جنوری ۱۹۴۴ء کے خطبہ جمعہ میں اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان کر دیا۔اپنے دعویٰ مصلح موعود کے سلسلہ میں مورخہ ۱۲/مارچ ۱۹۴۴ء کو وہ بمقام لاہور تقریر کرتے ہوئے بڑی وضاحت کیساتھ اعلان کرتے ہیں۔

”آج میں اس جلسہ میں اُسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افتراء کرنیوالا اُسکے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔“(تقریر”میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں“۔انوارالعلوم جلد ۱۷ صفحہ ۲۲۹)

عزیزی محترمہ۔۔۔صاحبہ:۔خواب دیکھنے کے فوراً بعد دعویٰ مصلح موعود کر دینا کیا اس حقیقت پر دال نہیں ہے کہ وہ اس قسم کی خواب دیکھنے کے متمنی اور منتظر تھے؟ آپکا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر غلط تھا کیونکہ زکی غلام کے سلسلہ میں ملہم پر نازل ہونے والی تیرہ (۱۳) الہامی بشارتیں ہمیں خبر دیتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ملہم کو موعود زکی غلام بطور جسمانی لڑکا دیا ہی نہیں تھا۔اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحاقہ کی آیات ۴۵ تا ۴۸ میں مفتری علی اللہ کی سزا کے طور پر اُسکی قطع وتین (شہ رگ کی قطع) کا جو وعدہ فرمایا ہوا ہے۔جناب خلیفہ ثانی صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے دس سال بعد یعنی مورخہ ۱۰/مارچ ۱۹۵۴ء کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز عصر کے بعد اللہ تعالیٰ نے مفتری علی اللہ کے متعلق اپنے وعدہ کے مطابق اُس کی شہ رگ کاٹ کر نہ صرف اُسکے دعویٰ مصلح موعود کو جھوٹا اور نفسانی ثابت کر دیا بلکہ بعدازاں وہ اپنی وفات تک عبرت کا نشان بھی بنا رہا۔فَاعْتَبِرُوْا یَآاُولِی الْاَبْصَار؟؟؟؟؟

سیاسی طاقت اور عالمی شہرت کیلئے بھوکا ہونے کی وجہ

عزیزی محترمہ۔۔۔صاحبہ:۔ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے موعودزکی غلام (مصلح موعود) کے بارے میں اُسکی نشانیوں اور اُسکے مفوضہ کارہائے نمایاں کا مفصل ذکر فرمایا ہوا ہے۔یہاں میں بڑے اختصار کیساتھ عرض کرتا ہوں کہ۔۔مثلاً اللہ تعالیٰ موعودزکی غلام کے متعلق الہامی الفاظ میں فرماتا ہے:۔۔۔''ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا۔اور اَسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔''(اِشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء)

پیشگوئی کے مذکورہ بالا الہامی الفاظ ہمیں خبر دے رہے ہیں کہ موعودزکی غلام کے ذریعہ بعض اَسیر رُستگاری بھی پائیں گے۔اللہ تعالیٰ اُسے دنیا کے کناروں تک نہ صرف شہرت دے گا بلکہ قومیں اُس سے برکت بھی پائیں گی۔برکت پانے کا مطلب یہ ہے کہ اُسکی زندگی میں دنیا کے بعض ممالک کے سربراہ اُسے قبول کر کے اُسکی غلامی میں آجائیں گے تب اِسکے بعد اُسکی وفات ہوگی۔

جماعت احمدیہ کی ترقی اور خدمات کے اجتماعی پھل کو اکیلے اپنی جھولی میں ڈال کر جناب خلیفہ ثانی صاحب جھوٹے طور پر موعود مصلح تو بن بیٹھے تھے لیکن بعدازاں اپنے دعویٰ کو سچا بنانے کیلئے اُسے اَسیروں کی رُستگاری کے علاوہ دنیا کے کناروں تک شہرت پانے اور دنیا کے چند حکمرانوں کو اپنی ماتحتی میں لانے کی اَشد ضرورت تھی۔اپنی اسی خواہش اور ضرورت کو پورا کرنے کیلئے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے محترم والد حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی واضح تعلیم اور ہدایت کے برخلاف زندگی بھر دنیاوی سیاستوں میں حصہ لیتے رہے تاکہ اُنہیں کسی نہ کسی طرح دنیا کے کناروں تک شہرت مل جائے اور چند دنیاوی بادشاہوں کا آپ کو قبول کرنے سے پیشگوئی کے الہامی الفاظ (اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی) کا وعدہ بھی پورا ہو جائے۔فرقان فورس کا بنانا اور پھر اِسے کشمیریوں کی آزادی کیلئے کشمیر بھیجنا بھی اَسیروں کی رُستگاری کے سلسلے کا ہی ایک ڈرامہ تھا لیکن دنیا گواہ ہے کہ کشمیریوں کی آزادی کا یہ جھوٹا ڈرامہ بھی فلاپ (flop) ہو گیا۔

اب سوال یہ ہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں مذکورہ یہ سب کارہائے نمایاں تو اللہ تعالیٰ نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے اصلی اور سچے مصداق کے مقدر کیساتھ وابستہ کر رکھے ہیں لہٰذا کوئی جھوٹا مدعی مصلح موعود اپنی چالاکی اور عیاری کیساتھ یہ موعود کا میابیاں کس طرح حاصل کر سکتا تھا؟ اور کس طرح وہ اِن الہامی موعود نشانیوں کو اپنے وجود میں پوری کر سکتا تھا؟؟ الہامی پیشگوئیوں کے سلسلہ میں کسی جھوٹے مدعی کیلئے اِس قسم کی کامیابیوں کا حاصل کرنا ممکن نہیں ہے۔اب میں آپکے سوال کے حوالہ سے جواباً کہتا ہوں کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب نے سیاسی سرگرمیوں میں جو حصہ لیا تھا۔یہ سب کچھ آنجناب مصلح موعود بننے کی خاطر کرتے رہے تھے۔حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی واضح تعلیم اور ہدایت کے برخلاف مصلح موعود کی پیشگوئی کو جھوٹے طور پر اپنے اوپر چسپاں کرنے اور مصلح موعود بننے کیلئے نہ صرف وہ سیاسی طاقت اور عالمی شہرت حاصل کرنے کے خواہاں تھے بلکہ وہ اِس کیلئے کافی حریص (greedy) بھی تھے۔میں نے بڑے اختصار کیساتھ آپکے سوالوں کے جوابات لکھے ہیں۔اسکی مزید تفصیل آپ خاکسار کی کتب اور مضامین میں سے پڑھ

بھی سکتی ہیں اور میرے خطبات جمعہ، تقاریر اور سوال و جواب کے سیشنوں میں سن بھی سکتی ہیں۔ والسلام

خاکسار

عبدالغفار جنبہ۔ کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

مورخہ ۲۲/مارچ ۲۰۱۵ء

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Respected Reformer,

Jamat-e-Ahmadiyya today claims as a non'political and non'voilent organization. They also claim today's Jihad in Kashmir by Pakistani religious groups as a terrorist activity.
However according to the white paper issued by Mirza Tahir Ahmad with the titel 'Ahmadiya Muslim Jamat and Independence of Kashmir and Palestine', Furqan Force was established to fight in kashmir (to help kashmiri people for their independence). He also admitted that it was Jihad and Furqan force was later recognised by Pakistan Government. My question is: Was that fair? Ahmadiya jamat made first non'constitutional force ever in the history of Islam, which was later joined by other sects of Islam. Is this also the proof of non'sense of Khalifa saani? Similarly, Do you consider the political involvement of Jamat-e-ahmadiya also the false reformer-hood of Khalifa saani? Because now they say 'Religion and Politics can not be kept together', and at that time Jamat-e-ahmadiya was deeply involved in Pakistan movement, Bhutto movement and many more.....
To summarize, I have two questions,

1. Do you support establishment of Furqan Force (and their Jihad in kashmir) while Hazrat Masih Maud repeatedly said 'Now Islam is in no danger, so no need of Jihad-with-gun anymore. Was that not enough for Jamat to not initiate a Jihad because jihad was fought to save Islam. Helping muslims in war is not jihad.

2. Do you support political involvement of Ahmadiya jamat in 1930s, while Hazrat Masih Maud repeatedly said 'Since English government is fair enough to not interfere in anyone's religion, so everybody should support them'. Was that not enough for jamat to not enter in politics?

How you see to such kind of activities by Khalifa-saani? Do you think him a hungery for power and fame in international media??

With profound regards,

S F M

14.03.2015 19:51 uhr